

33615 - اپن#1740; ع#1740; سائی ب#1740; و#1740; پر شک ہو توک#1740; اوہ حمل

سے برات کا اظہار کرسکتا ہے

سوال

اس مسلمان شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے جو اپنے بچے سے برات کا اظہار کر رہا ہے حالانکہ وہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوا عیسائی بیوی کو طلاق بھی دے چکا ہے ؟
اس والد کی سزا کیا ہوگی جب اس کا وہ بچہ عیسائی معاشرہ میں پرورش پائے اور والد اپنا بیٹا ہونے سے انکار کرے ؟
الٹرا ساؤنڈ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بچہ اپنے والد سے مشابہ ہے ، اور خاوند اپنی بیوی کو جھوٹا کہتا ہے ، اس شخص نے بالآخر گفتگو کی اور اس موضوع میں میری نصیحت کی وجہ سے ہمارے بیس سالہ پرانے تعلقات بھی منقطع ہو گئے ، تو کیا کوئی ایسی نصیحت ہے جو اس شخص کو کی جاسکے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

اصل اور صحیح تو یہی ہے کہ بچہ اپنے والد کی طرف ہی منسوب ہوگا ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (2053) صحیح مسلم حدیث نمبر (1457) -

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : بچہ بیوی کے خاوند کی طرف منسوب کیا جائے گا اور زانی کو ذلت اور رسوائی حاصل ہوگی - دیکھیں فتح الباری (12 / 36) -

اور نسب بچہ کا حق ہے اسے اس سے چھینا نہیں جاسکتا ، اور نہ ہی اس کے بارہ میں اس پر زیادتی کی جاسکتی ہے -

لیکن اگر خاوند کو یقین ہو اور یا پھر ظن غالب یہ ہو کہ بچہ اس کا نہیں تو وہ اس کی نفی کرسکتا ہے لیکن اس کے لیے اپنی بیوی سے لعان کرنا ہوگا (لعان یہ ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں باری باری قسمیں اٹھائیں گے)

جمہور علماء کے نزدیک صرف برات سے ہی بچے کی نفی نہیں ہوتی بلکہ چاہیے بیوی زنا کا اقرار بھی کر لے بلکہ اس کے لیے خاوند اور بیوی کا آپس میں لعان کرنا ضروری ہے ۔

اور لعان کا طریقہ یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے علاوہ کوئی اور گواہ بھی نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہے ۔

اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو ۔

اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اس کا خاوند جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے ۔

اور پانچویں دفعہ یہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہے { النور (6 - 9) ۔

تو خاوند چار مرتبہ اس طرح کہے : میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اور اس کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں جو اس پر زنا کا الزام لگایا ہے اس میں سچا ہوں ، یا پھر یہ کہے میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ تو نے زنا کیا ہے اور یہ بچہ میرا نہیں ، اور پانچویں بار یہ الفاظ زیادہ کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ۔

اور اگر عورت لعان کرے تو وہ اس طرح کہے :

میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر اور اسے گواہ بنا کہتی ہوں کہ یہ جھوٹا ہے ، یا یہ کہے : میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ اس نے جھوٹ بولا ہے ، اور یہ بچہ اس کا ہی ہے ، اور پانچویں بار وہ یہ اضافہ کرے اور اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو ۔

اور لعان مسجد میں لوگوں اور قاضی یا اس کے نائب کی موجودگی کے وقت ہونا چاہیے یا پھر مسلمانوں میں سے کسی بھی فیصلہ کرنے والے کی موجودگی میں ۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(علماء کرام کا اس میں اختلاف نہیں کہ لعان اس مسجد میں ہونا چاہیے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہو) فتح البر (10 / 525) ۔

اور جب خاوند اور بیوی لعان کر چکیں تو اس لعان کی بنا پر مندرجہ ذیل امور مرتب ہوں گے :

1 - خاوند سے حد قذف ساقط ہو جائے گی -

2 - بیوی سے حد زنا ساقط ہو جائے گی -

3 - خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی ہو جائے گی ، قاضی کے حکم پر موقوف نہیں رکھا جائے گا بلکہ اکثر اہل علم کے ہاں یہ لعان ہوتے ہی علیحدگی واقع ہو جاتی ہے -

4 - خاوند اور بیوی کے مابین ابدی حرمت پیدا ہو جائے گی -

5 - بچہ کی نفی ہوگی یعنی بچہ خاوند کی طرف منسوب نہیں ہوگا بلکہ وہ اس کی ماں کی طرف ہی منسوب ہوگا ، اور ان کے درمیان نفقہ اور وراثت بھی نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ آپس میں اجنبی ہیں -

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بچے کو عیسائی معاشرے اور ماحول میں چھوڑنا صحیح نہیں یہ اس پر اثر انداز ہوگا جو کہ ایک بہت ہی خطرناک اور عظیم معاملہ ہے ، تو اس لیے خاوند پر ضروری ہے کہ اس وقت تک لعان اور بچے کی نفی نہ کرے جب تک کہ وہ اس کی تحقیق نہ کر لے کہ واقعی اس کی بیوی نے زنا کا ارتکاب کیا ہے یا پھر بیوی کے زنا پر ظن غالب ہو -

وگرنہ دوسری صورت میں وہ خود گنہگار ہوگا اور بچے پر ظلم اور اسے کفر اور دینی انحراف کے لیے پیش کرنے کی وجہ سے بہت ہی بڑا گناہ ہوگا -

واللہ اعلم .